بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظـــــــرات

ربیع الثانی کا رسالہ مقررہ وقت پر یعنی یکم ربیع الثانی ۔ ۷ فروری کو شائع ہو گیا تھا ۔ جہاں یہ پہلو لائق اطمینان ہے ایک پہلو تشویش کا بھی ہے۔ اس شمارے میں اغلاط بکثرت راہ پا گئی ہیں ۔ خصوصاً ڈاکٹر صابر آفاقی کا مضمون کشمیر میں سن ہجری کا اجراء اور علوم و فنون کی ترویج " غلطیوں کا طومار ہے۔ بر وقت اشاعت کی خوشی اغلاط کی نذر ہو گئی ۔

رست از یک بند تا افتاد در بند دگر

ایک نہ ایک علت لگی رہتی ہے۔

اگر دستے کنم پیدا نمی یابم گریباں را

ہم اس فکر میں رات دن سرگرداں رہتے ہیں کہ رسالے کو بہتر سے بہتر بنایا جائے ۔ یہ نہیں تو کم از کم بھدے نقائص باقی نہ رہیں ۔ لیکن شاید ہم نے ایک امر محال کو اپنا مقصد اور نصب العین قرار دے لیا ہے۔ اس لئے قدم قدم پر ہمیں ناکامی اور مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چرکے لگتے ہیں ، قلق ہوتا ہے۔ دماغ پریشان ، دل مضطرب اور روح بے چین ہوتی ہے۔ مگر کیا کیجئے ۔ شاید غالب کا یہ فلسفہ ہی صحیح فلسفۂ حیات ہے۔

قیـد حیات و بند غم اصل میں دونوں ایک ہیں
مـــوت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

پوچھ گچھ اور تحقیق پر معلوم ہوا کہ پروف ریڈر حضرات نے اپنا کام ذمہ داری کے ساتھ انجام نہیں دیا ۔ فکرونظر کا عملہ میری نگرانی میں کام

کرتا ہے۔ ایک طویل اور مسلسل دور تربیت کے بعد اب وہ پروف ریڈنگ کے کام میں بڑی حد تک خود مکتفی ہو گئے ہیں ۔ مگر اس مرتبہ کچھ غیر متوقع صورت حال پیش آئی ۔ پریس کے پرف ریڈروں نے یونٹ کے پروف ریڈروں کو پروف نہیں دکھایا اور پرچہ چھاپ دیا ۔ کچھ کوتاھی یونٹ کے پروف ریڈروں سے بھی ہوئی ۔ ربیع الثانی کے رسالے کا غلط نامہ جمادی الاولی کے فکرونظر میں شائع کیا جا رہا ہے۔ قارئین کرام سے معذرت کے ساتھ گزارش ہے کہ وہ اس کے مطابق اپنی کاپی کی تصحیح کر لیں ۔

ربیع الثانی کا شمارہ چھپائی کے اعتبار سے بھی معیاری اور قابل تعریف نہیں ۔ زیادہ روشنائی کی وجہ سے حروف بھرے بھرے سے لگتے ہیں جو نظر کو ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ آفسٹ پرنٹنگ میں طباعت کا یہ معیار کسی طور پسندیدہ نہیں کہا جا سکتا ۔ رسالہ آج کل نئی مشین پر چھپ رہا ہے۔ اس وقت پاکستان میں یہ اپنی ساخت اور قسم کی واحد مشین ہے۔ اس کا عملہ بھی نیا ہے جس کی اکثریت نو آموز اور خامکار ہے۔ ان کی خامیاں جاتے ھی جائیں گی ۔ توقع ہے کہ رفتہ رفتہ طباعت بہتر ہو جائے گی ۔

(شرف الدین اصلاحی)

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

مضمون نگاروں سے التماس

اگر آپ فکر و نظر کے لئے مضمون بھیجنا چاھتے ھیں تو پہلے فکر و نظر کی پالیسی اور معیار سے آگاھی حاصل کیجئے۔ اس سلسلے میں فکر و نظر کا مطالعہ کسی حد تک آپ کی رھنمائی کر سکتا ہے۔ پالیسی اور معیار سے متعلق کچھ ضروری گذارشات مناسب وقت پر عرض کی جائیں گی۔ تنقیدی نگاہ ڈال کر اگر آپ خود ھی اس نتیجے پر پہنچ جائیں کہ آپ کا مضمون فکر و نظر کے لئے موزوں نہیں تو بہتر ہو گا کہ آپ مضمون بھیجنے کی تکلیف نہ اٹھائیں۔ اس طرح آپ بھی زحمت اور خرچ سے بچ جائیں گے اور ھم بھی۔

بار بار نظر ثانی کرکے اچھی طرح سے اطمینان کر لیجئے کہ مضمون میں کوئی غلطی یا خامی باقی نہیں رہ گئی ہے۔

ورق کی پشت پر لکھنے سے احتراز کیجئے۔

صفحے کے چاروں طرف کافی جگہ چھوڑئیے۔ بین السطور فاصلہ رکھئے۔ جلی، صاف، خوشخط اور کھلا کھلا لکھئے۔ اس طرح آپ کے مضمون میں طباعت کے وقت غلطیاں کم سے کم ہوں گی۔ غلطیوں سے مضمون کس طرح غارت ھوتا ہے آپ سے مخفی نہیں۔

اسماء اور اعلام کو خاص طور سے بہت واضح اور نمایاں کرکے لکھئے۔

شکلاً مشابہ حروف میں باھم فرق کو نمایاں کرکے لکھئے۔

دقیق پیچیدہ اور نامانوس الفاظ کو زیادہ توجہ سے زیادہ صاف لکھئے۔ کتابت اور طباعت کے مختلف مراحل میں کم پڑھے لکھے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔

حواسی اور حوالہ جات یا کتابیات کو مضمون کے آخر میں اکٹھے اور سلسلہ وار لکھئے۔

اردو مضمون میں انگریزی ہندسے نہ لکھئے۔ بلا سدید ضرورت کے انگریزی الفاظ لکھنے سے بھی احتراز کیجئے۔

فکر و نظر اپنے محدود صفحات کی وجہ سے زیادہ طویل مضمون کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ دس پندرہ صفحات میں مباحث کو سمیٹیئے۔ ورنہ آپ کا اچھا مضمون بھی محض طویل ہونے کے باعث واپس ہو سکتا ہے۔

مضمون روانہ کرنے سے پہلے اس کی ایک نقل اپنے پاس رکھ لیجئے۔ موصول سدہ مضامین ریکارڈ میں محفوظ رکھے جاتے ھیں۔ عدم اشاعت کی صورت میں بھی مضامین واپس نہیں کئے جاتے۔

سائع سدہ مضامین کا معاوضہ دیا جاتا ہے۔ جس شمارے میں مضمون سائع ہو اس کے تین نسخے بلا قیمت ارسال کئے جاتے ھیں۔

(مــــــدیـــــر)

★ ★ ★ ★

فرقہ صابئین پر ایک تحقیقی نظر

قاری محمد عادل خاں

صابی مذہب کے مآخذ کے متعلق بہت اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ یہ جرمن لفظ نوستک ازم کے مترادف ہے۔ نوستک ازم نوستیکوس (Gnostikos) سے ماخوذ ہے۔ اس کا مصدر نوسس (Gnosis) ہے جس کے معنی معرفت و عرفان کے ہیں۔ نوستکزم کے پیروکار نوستک (Gnostics) یعنی عارف کہلاتے ہیں۔ دوسری صدی عیسوی میں یہ مذہب یا عقیدہ ارض روم میں خوب پھلا پھولا۔ چند تاریخی شواھد سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکندریہ کے یہودیوں میں بھی نوستکی عقائد موجود تھے۔ لیکن اس سے قبل بھی نوستکوں کا وجود تھا۔ نوستکزم کے پیروکار اپنے مذہب کی تائید میں اناجیل اربعہ سے ثبوت پیش کرتے ہیں۔

مصر کا عیسائی فلسفی ویلینتینس (Valentinus) مسلک ویلینتینس کا بانی، مشہور فلسفی و مفکر بازیلدس (Basilides) مارقیون ازم کا بانی مارقیون (Marcion) اوبیٹس مصری (Obites) اور بردیسانس (Bardesanes) یہ تمام کے تمام نوستک ازم کے مبلغ تھے۔